کدّو شریف کے فضائل

بارگاہ رسالت ﷺ کی مرغوب غذا "کدو شریف" کے فوائد و فضائل پر منفرد تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی

مصنف

محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

باہتمام

حضرت علامہ سید حمزہ علی قادری

ناشر عطاری پبلشرز

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مبسملا و محمّد لًا و مصلیاً و مُسلّما علی سیّد المرسلین و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

اما بعد! حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کا معاملہ نازک سے نازک ترین ہے چونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بشریت کے رنگ میں ہمارے ہاں کرم فرمایا اسی لئے آپ نے ہماری بشریت سنوارنے کیلئے بشروں جیسی زِندگی بسر فرمائی۔ اس سے کافرومشرک دھوکہ کھا کر اپنا بیڑا غرق کر بیٹھے۔

دورِ حاضرہ کا مسلمان ہوکر یوں دھوکہ کھا کر کچھ کا کچھ کر بیٹھتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتا کہ وہ صِرف بشر نہیں وہ نبی و رسول اور سلطان الانبیاء اور حبیبِ کبریا بھی ہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اسی بنا پر آپ کے متعلق معمولی سی کمی کرنے پر سخت سے سخت سزا ہے۔ فقیر یہاں آپ کی مرغوب ترکاری کدو کے متعلق تفصیل عرض کرتا ہے۔ اس سے مسلمان مذہبی تعصب سے ہٹ کر سوچے کہ جس ذات کی ترکاری (کدو) کے ہنمام کسی بھی علاقہ اور کسی زمانہ کے کدو سے نفرت کا اِظہار کیا جائے تو اس کی اتنی بڑی سزا ہے تو پھر اس کی ذات اور صفات کے متعلقات کی بے ادبی کی کتنی سزا ہونی چاہئے۔ اس رِسالہ کا مضمون طباعت کیلئے عرصہ سے معرض التواء میں رہا۔ اللہ تعالیٰ حاجی محمد احمد صاحب کو خوش رکھے کہ وہ اس کی اشاعت پر کمربستہ ہوئے۔

فجزاھا اللّٰہ تعالیٰ خیر الجزاء

مدینے کا بھکاری القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رَضوی غفرلہٗ

۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ، و نصلی و نسلم علیٰ رسول الکریم

اس رِسالہ میں فقیر نے **کدو شریف کے فضائل و فوائد** جمع کیے۔ اس میں اہم پہلو یہ ہے کہ کدو سے نفرت کرنے والا واجب التعزیر ہے اس کی اہمیت پر دلائل عرض کردیئے اور اسی پہلو کو مدنظر رکھ کر پیش لفظ یا مقدمہ بھی اس موضوع کو مضبوط تر بنانے کیلئے بڑھا دیا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے دَور میں گستاخی اور بے ادبی کو فرقے اہمیت نہیں دیتے۔ بلکہ خود گستاخوں اور بے ادبیوں کو توحید سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا جرم ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت بڑا جرم قرار دیا بلکہ ایسے لوگوں سے دُور رہنے کا حکم فرمایا۔ چند مختصر دلائل ملاحظہ ہوں۔

قرآن مجید

لا تجد قوما یؤمنون با اللہ والیوم الآخر یوآدون من حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا آباء ھم او ابناء او اخوانھم او عشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منہ و یدخلھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون

ترجمہ : تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر ان کے دِل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول سے مخالفت کی، چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے دِلوں میں اللہ نے ایمان نقش کردیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ہمیشہ رہیں گے ان میں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔

فائدہ...... اس آیتِ کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ جل شانہٗ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کرے مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا۔ جس کا صریح مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا۔

ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے، بھائی عزیز سب کو گنایا یعنی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم و محبوب ہو، ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اپنا نہیں مان سکتے۔ ورنہ مسلمان نہ رہوگے۔

اللہ تعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کیلئے کافی تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف رحمتوں کا طمع دلاتا ہے کہ اگر اللہ اور رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس ولحاظ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کردے گا جس میں اِن شاءَ اللہ تعالیٰ حسنِ خاتمہ کی بشارت ہے کیوں کہ اللہ کا لکھا نہیں مِٹتا۔
- ☆ اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔
- ☆ ہمیشگی کی جنت میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں۔
- ☆ اللہ کے گروہ کہلاؤ گے یعنی خدا والے ہو جاؤ گے۔
- ☆ مُن کی مرادیں پاؤ گے بلکہ اُمید وخیال وگمان سے کروڑوں دَرَجے زِیادہ۔
- ☆ سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔
- ☆ اللہ فرماتا ہے میں تم سے راضی، تم مجھ سے راضی۔
- ☆ مسلمان کیلئے اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہو کہ اس کا ربّ اس سے راضی ہو۔
- ☆ بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

کیا کہنا کہ اگر کروڑ جانیں آدمی رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار اللہ کو مفت پائے کریں۔ پھر زید وعمر سے علاقہ تعظیم ومحبت یک لخت ختم کردینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اللہ کا وعدہ سچا، جیسا کہ اس کے نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو نعمتوں کے لالچ میں نہ آئیں۔

دیگر آیات

صرف نمونہ کے طور پر چند آیات بھی ملاحظہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق کیا فرماتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض وعداوت رکھتے ہیں ان سے کیسا برتاؤ کیا جائے۔ وہ آیات یہ ہیں:۔

یا یہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ
و قد کفروا بما جاء کم من الحق (پ۲۸، الممتحنہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کو دوستی کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ انہوں نے اس حق کا اِنکار کیا ہے جو تمہارے پاس آیا ہے۔

یا یہا الذین امنوا لا تتولوا قوما غضب اللّٰہ علیہم قد یئسوا
من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور (پ۲۸، الممتحنہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! ایسے لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب فرمایا، بے شک وہ آخرت سے مایوس ہو چکے، جیسے کُفّار قبر والوں سے مایوس ہو چکے ہیں۔

لا تجد قوماً یومنون باللّٰہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللّٰہ و رسولہ
ولو کان ابآء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم (پ۲۸، المجادلہ)

ترجمہ: (اے محبوب!) جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، آپ انہیں اس حال پر نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے محبت کریں جو اللہ اور اس کے رسول سے عداوت رکھتے ہوں، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی یا ان کے قریبی رِشتہ دار!

اس کی مختصر تفسیر فقیر نے عرض کر دی ہے۔

لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین و من یفعل ذلک فلیس من اللّٰہ
فی شئ الا ان تتقوا منھم تقۃ و یحذرکم اللّٰہ نفسہ و الی اللّٰہ المصیر (آل عمران:۲۸)

ترجمہ: ایمان والے مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے، اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں، البتہ اگر تم ان سے جان بچانا چاہو (تو دوستی کے اِظہار میں حرج نہیں) اور اللہ تمہیں اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

نوٹ...... ان آیات کی تفسیر کیلئے دفاتر چاہیے صرف ایک دو آیتیں بطورِ نمونہ مع توضیح حاضر ہیں۔

یا یہا الذین آمنوا ستجیبوا للّٰہ و للرسول اذا دعاکم لما (پ۱۴، انفال)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تم کو اس چیز کیلئے بلائیں جو تم کو زندگی بخشے گا۔

درس ادب...... آیتِ ھٰذا میں اللہ تعالیٰ نے تمام اُمت کو عموماً اور بالخصوص صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو اپنے حبیب علیہ السلام کا ادب سکھایا یعنی اے مسلمانوں اس درگاہِ عالی کا ادب یہ ہے کہ اگر تم کو کسی وَقت ہمارے محبوب پکاریں تو تم کسی حال میں بھی ہو نماز میں ہو کسی وَظیفہ میں مشغول ہو یا گھر کے کسی کام میں ہو۔ جس حال میں ہو تمام کاروبار چھوڑ کر فوراً بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو جاؤ۔

واقعات صحابۂ کرام علیہم الرضوان

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے تو اس پر بہ دل و جان عمل کیا۔ چنانچہ مروی ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے جماع کر رہے تھے کہ دروازہ پر حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آواز دی۔ اسی طرح بغیر اِنزال کئے اپنی بیوی سے علیحدہ ہو کر فوراً حاضرِ بارگاہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا لعلنا اعجلناک شاید ہم نے تم کو جلدی میں ڈال دیا۔ عرض کیا کہ ہاں فرمایا جاؤ غسل کر لو۔ (طحاوی، باب الغسل)

فائدہ...... صحابی کا ادب قابلِ رشک ہے تو عمل والے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی وسعت بھی قابلِ دید ہے۔

غسیل الملائکہ کا لقب ادب کی وجہ سے

حضرت حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالی عنہ کا نکاح ہوا۔ پہلی رات تھی بیوی کے پاس گئے۔ ابھی غسل نہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حکم پہونچا کہ چلو جنگ کیلئے۔ بغیر غسل کے حاضر ہو گئے پھر وہاں شہید ہو گئے۔ جب تمام لاشوں میں سے ان کی لاش نکالی گئی تو ان کے جسم سے پانی ٹپک رہا تھا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو فرِشتوں نے غسل دیا ہے۔ اس وقت سے ان کا لقب غسیل الملائکہ مشہور ہو گیا یعنی فرشتوں کا نہلایا ہوا۔

کعبے کا کعبہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نماز پڑھ رہے تھے حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آواز دی، وہ نماز کو پورا فرما کر حاضر ہوئے۔ ارشاد فرمایا کہ حاضری میں دیر کیوں ہوئی۔ عرض کیا نماز میں تھا۔ فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہ پڑھی...... یایھا الذین آمنوا ستجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم۔

فوائد...... (۱) اس سے معلوم ہوا کہ نمازی پر لازِم ہے کہ نماز چھوڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلانے پر حاضر ہو جائے جو حکم فرمائیں اس کو پورا کرے اس کی پرواہ نہ کرے کہ وہ نماز میں ہے بلکہ آپ کی حاضری میں سمجھے کہ نماز ہی میں ہے۔
(قسطلانی شرح بخاری کتاب التفسیر)

(۲) اس سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کعبہ کے کعبہ ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ کعبہ سے سینہ پھر جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے لیکن یہاں سینہ نہیں بلکہ کعبہ سے بالکل منہ موڑنا ہے۔ اسی لئے امامِ اہلسنّت عظیم البرکت پروانۂ شمع رسالت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمایا ؎

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

(۳) حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم کلامی گویا اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف ملا۔ کیونکہ نماز مناجات بہ خداوند کا نام ہے۔ لیکن یہاں مناجاتِ الٰہی کو ترک کر کے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو ہوئی تب بھی نماز میں فرق نہ آیا بلکہ اِضافہ ہوا کیونکہ رَکعت کے درمیان کی گھڑیوں میں نبی سے گفتگو نماز کے حکم میں ہے۔

(٤) یہ حکم نہ صرف انسانوں کیلئے ہے بلکہ جملہ خلقِ خدا کو یہی حکم ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم سن کر ہر شے اپنا کام ختم کر کے آپ کے حکم کی تعمیل کرتی ہے مثلاً چاند اور سورج کو دیکھئے کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا ؎

ارشاد ہوا سورج لوٹا پایا جو اشارہ چاند چرا
بادل رِم جھم رم جھم برسا جب حکمِ حبیبِ خدا پایا ﷺ

درخت...... مشکوٰۃ شریف باب المعجزات میں ہے۔ درخت بھی آپ کے بلانے پر فوراً حاضر ہوجاتے تھے غرضیکہ ساری خدائی آپ کے ابرو اِشارہ کی مشتاق ہے۔ بدقسمت ہے وہ جو آپ کی اِطاعت اور آداب سے محروم ہے۔

اس کے متعلق مزید معلومات وتفصیلات فقیر کی تصنیف باادب بانصیب اور بے ادب بے نصیب میں پڑھئے۔

بے ادبی کی سزا

جہاں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کا مرتبہ بلند ہے وہاں بے ادبی کی سزا بھی سخت ہے۔ صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کچھ لوگ قبیلہ عرنیہ کے مدینہ میں آئے وہاں کی آب و ہوا ان کو ناموافق آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو صدقے کے اُونٹوں میں بھیجا اور حکم دیا کہ ان کا پیشاب پئیں۔ وہ پیشاب پی کر تندرست ہوگئے اِسلام سے پھر کر راعی کو قتل کیا اونٹ ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے جماعت بھیجی وہ ان کو پکڑ کر لائے پھر ان کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ کر آنکھوں میں سلائی پھیر کر پتھریلی زمین پر ڈال دیا۔ میں نے ایک کو ان میں سے دیکھا کہ مارے پیاس کے زمین کو چاٹتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے اس پر یہ آیت اُتری۔ (رواہ الترمذی)

آیت...... انما جزاء الذین یحاربون اللہ (پ٦، المائدہ:٣٣)

فائدہ...... اسی واقعہ سے اہلِ حق نے استدلال کیا ہے کہ مدینۂ پاک کی فضا منافقین کو ناپسند ہے اس لئے کہ جن کا قصہ مذکور ہوا ہے۔ یہ منافقین تھے۔ غور فرمایئے کہ منافقوں کو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنی سخت سزا دی حالانکہ آپ کا لقب ہے رحمۃ للعٰلمین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ادب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب اور تعظیم و توقیر جتنا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نصیب ہوئی نہ پہلے کسی پیغمبر علیہ السلام کی اُمت کو نصیب ہوئی نہ آنے والی نسلوں میں اس طرح کوئی اُمید ہے۔ اس کی مثالیں فقیر کی کتاب **بدمذاہب سے نفرت** میں پڑھئے۔

سردست صرف سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا ایک نمونہ عرض ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دَور میں نام کے مسلمانوں کو تہہ تیغ فرمایا جن کو خارجی کہا جاتا ہے۔ ان کی قبلہ رُوئی وکلمہ گوئی کا کچھ بھی لحاظ نہ فرمایا۔ جب حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ ہزار بدمذاہب کو تلوار کے گھاٹ اتارا، لوگ بولے خدا کا شکر ہے جس نے انہیں ہلاک کیا اور ہمیں ان سے راحت دی۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابھی ان کے مردوں کی پشت میں ہیں کہ ماؤں کے پیٹ میں نہیں آئے۔ (رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ)

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ گستاخانِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ختم نہیں کیا بلکہ وہ تو آنے والی نسلوں میں ہیں جن کی خبر غیب جاننے والے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے دی ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

حدیث مرفوع میں ارشاد ہوا۔

لا یزالون یخرجون حتی یخرج آخرھم مع المسیح الدجال رواہ الامام احمد والنسائی و ابن جریر والطبرانی فی الکبیر الحاکم عن ابی برزہ الاسلمی ولا بن جریر عن عبداللہ بن عمرو و کنعیم بن حماد عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم یرفعه عن النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کلما قطع قرن نشأ قرن حتی یخرج فی بقیتھم الدجال

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے گستاخ ہر صدی میں اُبھرتے رہیں گے ان کا ایک گروہ ختم ہوگا تو دوسرا گروہ پیدا ہو جائیگا یہاں تک ان کے بقایا یعنی ان جیسے دجال کے ساتھ خروج کریں گے۔ اس کی تفصیل فقیر کی کتاب **قیامت کی نشانیاں** میں پڑھئے۔

آنکھوں کے سامنے

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جیسے فرمایا اب اسے ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں مثلاً ہم نے گزشتہ صدی کو دیکھا اِس صدی کا ایک حصہ ہمارے سامنے ہے۔ کسے معلوم نہیں کہ گزشتہ صدی میں یہ لوگ کس حال میں تھے۔ کانگرسی، احراری، تبلیغی، خاکساری اوراب بھی یہ لشکرِطیبہ، جماعت اسلامی، وہابی، تبلیغی ودیگر کئی نام لے کر پھر رہے ہیں۔ ان سب کے عقائد ایک ہیں۔ نام بدلنے سے کام نہیں بدلتا تجربہ شرط ہے۔ پھر دجال کے ساتھ دینے والے کیسے لوگ ہوں گے۔ اس کی تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ دجال کا براحال اور قیامت کی نشانیاں اور ایسے فرقوں کی گستاخیاں عیاں ہیں۔ ان کی کتابیں شاہد ہیں ان کی بڑی چھوٹی گستاخیوں کو سامنے رکھ کر پھر دیکھ کر کدو شریف کا حکم پڑھئے پھر علمائے اسلام کے فتاویٰ پڑھئے کہ حضور پرنُور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پسندیدہ شے کی بے ادبی اگر کفر ہے تو امام الانبیاء اکمل الصلوۃ واجمل التحیۃ کی شانِ اقدس میں بے ادبی اور گستاخی بدرجہ اولیٰ کفر ہوگا۔ چنانچہ شفاء شریف میں ہے:

اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر و من شك فی عذابہٖ و کفرہ کفر

ترجمہ: تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے عذاب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

نوٹ...... اس قسم کے سخت فتاویٰ، فقہ شریف کے باب التعزیرات میں مطالعہ کریں۔

میں نے ایک محبوب بندۂ خدا دیکھا

دورِ حاضرہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی غیرت وحمیت اسلامی سے سرشار انسان کا ملنا بہت مشکل ہے۔ فقیر نے اپنی زندگی میں ایک محبوب بندۂ خدا دیکھا وہ ہے مولانا سردار احمد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حمیت مذہبی اور صلابتِ دینی میں آپ کی شخصیت ضرب المثل کی حیثیت رکھتی تھی۔ دین کے معاملہ میں شمشیر برہنہ تھے۔ اس معاملہ میں کبھی کسی کا لحاظ ان کو گوارا نہ تھا۔ فیصل آباد کی ایک شخصیت راجہ نادر خاں تھی، جو بزعم خویش ایک بڑا سیاسی آدمی، رئیسِ علاقہ اور کسی کو شمار میں نہ لانے والا تھا۔ چونکہ عوام الناس حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی عزت وتوقیر دِل وجان سے کرتے تھے (اور اب بھی کرتے ہیں) اس لئے وہ ایک الیکشن کے سلسلہ میں آپ کی اِمداد حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوا اور مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھائے اور ساتھ ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ وہ اس علاقہ میں **شیعوں کا صدر** ہے۔ اس پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے اپنا ہاتھ مبارک کھینچ لیا اور فرمایا، **آپ سے ہاتھ ملا کر میں خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو کیا منہ دکھاؤں گا۔** یہ واقعہ بھری محفل میں ہوا اور وہ شخص اس کو اپنی توہین خیال کر کے غصہ کی حالت میں واپس خائب وخاسر چلا گیا اور ہمیشہ آپ کی مخالفت کرتا رہا، مگر آپ نے اسکی پرواہ نہ کی۔ عقیدہ حقہ اہل سنت کی تبلیغ عام، محافلِ میلاد کے اِنعقاد، گیارہویں شریف اور دیگر ایصالِ ثواب کی مجالس کے قیام اور عقائد باطلہ کے موثر رَدّ کی وجہ سے غیر مقلد، دیوبندی، شیعہ، کانگرسی، احراری، خاکساری بلکہ مرزائیوں نے بھی آپ کے خلاف متحدہ محاذ قائم کر رکھا تھا۔ عوام آپ کے مدلل اور موثر مواعظ حسنہ میں جوق در جوق شرکت کرتے۔ آپ کے جمعہ کے حاضرین کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا۔ ایک مرتبہ جمعہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہٗ کی طرف سے چوکیدار مقرر ہیں اور چوکیداری کا فرض ہے کہ وہ بتائے کہ فلاں دِین کا چور ہے، اس سے بچو۔ ۵۳-۱۹۵۲ء میں جب تحریک ختمِ نبوت چلی اور تین بڑے مطالبات پیش کئے گئے...... (۱) مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے (۲) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے (۳) ظفر اللہ مرزائی کو وزارت سے ہٹایا جائے۔

تو مرزائیوں کے علاوہ دیگر تمام فرقے اہل حدیث، دیوبندی، شیعہ، مودودی سب **اہل سنت** کے ساتھ متحدہ ہوگئے۔ قوم کے جذبات میں طوفان برپا ہوگیا، مگر حضرت شیخ الحدیث اور دیگر چند علماء اہل سنت نے اشتراک عمل نہ کیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کا موقف یہ تھا کہ جہاں تک مطالبات کا تعلُّق ہے، ہم ان کی پوری طرح حمایت کرتے ہیں، مگر جب تک یہ لوگ اپنے غلط عقیدے سے تائب نہیں ہوتے، ان سے ہمارا اشتراکِ عمل نہیں ہوسکتا۔ ہم گرفتاریاں دینگے مگر اپنے پلیٹ فارم سے۔ ناموسِ رسالت کی خاطر ہمارا خون کا آخری قطرہ تک بہانا ہمارے لئے باعثِ فخر ومباہات ہے، مگر اہانت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرنے والوں سے اشتراکِ عمل کسی طرح بھی پسند نہیں، چنانچہ آپ اس صحیح فیصلہ پر آخر دم تک ڈٹے رہے اور جامعہ رَضویہ کے پلیٹ فارم سے گرفتاریاں دیں۔ کاش دیگر علماء اہل سنت بھی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی طرح غیروں سے اپنے پلیٹ فارم کو پاک رکھتے تو تحریک اس طرح ناکام نہ ہوتی۔ آپ نے اس نازک مرحلہ پر بھی مصلحت بینی سے کام نہ لیا اور اپنے مسلک سے سرِ موانحراف نہ کیا۔ بالآخر تاریخ نے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ حق پر تھے اور حق ان کے ساتھ تھا۔ یہ صِرف نمونہ ہے۔ تفصیل دیکھئے ان کی سوانح عمری محدث اعظم پاکستان۔

کدو کی لغوی تحقیق

کدو کو عربی میں یقطین اور انگریزی میں Pumpkin Cucurbita کہا جاتا ہے۔

پھلوں اور سبزیوں کا ایک عظیم خاندان علم نباتات میں Cucurbitaceae کے نام سے مشہور ہے۔ جن میں خربوزہ، اندرائن، کھیرا، ککڑی، کدو۔ پیٹھا، حلوہ کدو، توری، اندرائن پھل، ارنڈ خربوزہ زیادہ مشہور ہیں۔ کدو کی متعدد اقسام ہیں جن میں گول کدو، لمبا کدو یا گھیا، حلوہ کدو، سرخ کدو، پیلا یا سفید کدو بلکہ کڑوا کدو ان میں سے کڑوے کو Gourd اور دوسرے پکانے والی اقسام کو عام طور پر Pumpkin کہتے ہیں۔ عام کھانے والے کدو کو Cucur Alba کہتے ہیں لیکن نڈکارنی اسے Lagenaria Vulgaris کہنا پسند کرتے ہیں۔ جبکہ اس کو کرنل چوپڑا کسی مسہل کی قسم قرار دیتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں عام گھریلو کدو کو Cucurbita Pepo کا نام دیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں یقطین کے نام سے پکارا گیا ہے۔ عام عرب اسے دباء یا قرع کہتے ہیں۔ سر ولیم لین نے کدو کے نام پر تفصیلی بحث کی ہے اور وہ ابن الحجر کی تائید کے ساتھ دباء کو لغوی لحاظ سے غلط قرار دیتے ہیں اور اس کا صحیح نام یقطین قرار دیتے ہیں۔ احادیث میں کدو کو قرع کے نام سے بیان کیا گیا بلکہ دو ایک روایت بھی ہیں جن میں اسے دباء کے نام سے بھی ذِکر کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کا نام غلط نہیں ہو سکتا اور احادیث کو لغوی طور پر غلط قرار دینے کی جرأت آج تک کسی زبان دان کو میسر نہیں ہوئی۔ اس لئے امکان یہ ہے کہ یقطین، دباء اور قرع اگرچہ تینوں کدو کے نام ہیں لیکن وہ نباتاتی ناموں کی طرح اس کی مختلف شکلوں کی وضاحت کرتے ہیں۔ مثلاً بڑا گول کدو یقطین سمجھا جائے تو لمبا دباء ہو سکتا ہے۔

تعارف کدّو

ڈاکٹر خالد نے طب نبوی میں لکھا کدو ایک عام سبزی ہے جو کہ دنیا بھر میں کاشت کی جاتی ہے۔ چونکہ اس کے پھل کا وزن زیادہ ہوتا ہے اس لئے یہ ایک بیل کے ساتھ لگتی ہے جو زمین پر رینگتی ہے۔ زرعی قسم کے علاوہ جنگلوں میں اس کی ایک خودرو قسم بھی ملتی ہے جسے جنگلی کدو کہتے ہیں۔ یہ ذائقہ میں کڑوا اور حجم میں مزروعہ اقسام سے بڑا ہوجاتا ہے۔ اگر مزروعہ اقسام میں بھی کڑوے کدو ملتے ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں کے عام کدو آدھ پاؤ سے ایک کلوگرام وزن تک ہوتے ہیں لیکن عمدہ سبزیاں کاشت کرنے کا شوق رکھنے والوں کے یہاں بڑے کدو بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ضلع ہزارہ کے مرحوم مہدی زمان خان نے دس کلو کا کدوا کثر کاشت کیا۔ امریکہ میں ۴-۶ کلو وزن کے کدو اکثر دیکھنے میں آتے ہیں بلکہ کسانوں کا دعویٰ ہے کہ ان کے یہاں ۳۰ کلو وزن کا کدو بھی ہوتا ہے۔

ہندوستان میں کدو بڑے شوق سے کھایا جاتا رہا ہے۔ اس کو سبزی، ارائیتہ، کھیر، مربہ اور حلوہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی نے لکھنؤ کے باورچیوں کے کمالات کے سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ وہ بڑے بڑے کدو لیکر ان کو اس کمال سے پکاتے تھے کہ باہر کا چھلکا کچے کدو کی طرح سبز اور چمکدار رہتا تھا اور کھولئے تو اندر سے پوری طرح پکا ہوا اور نہایت لذیذ۔ لاہور کے ایک مشہور ہوٹل کی کھیر خاص مشہور ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ کھیر چاول کی بجائے کدو سے بنائی جاتی ہے۔ یورپ میں اس کا شوربہ اور پڈنگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ کینیڈا اور امریکہ میں کرسمس کے موقع پر کدو کا حلوق شوق سے لازماً پکایا جاتا ہے۔ جس طرح ہمارے یہاں عید پر سویاں بنتی ہیں۔

موسیقی کی دنیا میں کدو کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہے۔ بڑے کدو یا جنگلی کدو جب شاخ کیساتھ لگا لگا سوکھ جائے تو اسکی بیرونی جلد سخت ہوجاتی ہے اسے اندر سے صاف کر کے سادھو اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ کمنڈل نمایہ برتن انکا گریڈ مارک سابن کررہ گیا ہے۔ خشک کدو سے تار والے تمام سازوں کا پیندا بنتا ہے جیسے کہ ستار، وچتر بین، تان پورا، بین، اک تارا، کنگ، سارنگی، سرود وغیرہ اگرچہ ان کا ڈھول لکڑی سے بھی بن سکتا ہے لیکن آواز میں جو گونج اور سُروں کا اظہار کدو کے پیندے سے ہوتا ہے وہ کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔ سپیروں کی بین میں کدو اس کے درمیان میں لگا ہوتا ہے بلکہ بین کی بعض شکلوں میں اس کا نچلا حصہ بھی کدو ہی سے مخلوق ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں یونس علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا گیا۔ چنانچہ

شجرۃ من یقطین (۲۳،صافات) ترجمہ : کدو کا پیڑ اُگایا۔

یقطین بروزن یفعیل ۔قطن بالمکان سے مشتق ہے۔ یہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی اسی مکان میں مقیم ہو جائے۔ اس کا اشتقاق ینبوع کی طرح ہے ایسے ہی یہ قطن سے مشتق ہے یہ مفہوم کلی کیلئے وضع کیا گیا ہے جو کدو بطیخ۔ قتادہ درخت جن کے پتے زمین پر پھیلے ہوں اور اس کی پنڈلی نہ ہو اس کا واحد یقطینۃ میں ہے۔ الیقطین وہ انگوری وغیرہ کہ پنڈلی نہ ہو اگر ہاء کے ساتھ ہو تو تر کدو کو کہا جاتا ہے تر کدو مراد ہے۔ اہل عرب کے نزدیک عام لفظ سے اس کے بعض جزئیات مراد لینا ہے۔

علماء نے فرمایا کہ غالباً یقطین سے صرف کدو مراد لیا گیا حالانکہ شجر کا لفظ ہر اس درخت وغیرہ پر بولا جاتا ہے جس کی پنڈلی ہو اور وہ زمین پر نہ پھیلے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کیلئے ایسا درخت اُگایا جو ان کی چھت کا کام دے سکے لیکن اس کے نیچے کدو بھی پیدا فرمایا جس سے ان پر ایسا غلبہ پایا گیا کہ اس کی جملہ ٹہنیوں پر پھیل گیا پھر وہ درخت ایسے محسوس ہوتا کہ گویا وہ حضرت یونس علیہ السلام کے معجزات میں سے ہے کہ ان کیلئے اس طرح کا عجیب الشان غرض یہ کہ اس درخت کے سایہ کے نیچے آرام فرمایا اور مکھیوں سے بچنے کیلئے اس کے پتے لپیٹ لئے کہ کدو کے پتوں پر مکھی نہیں بیٹھتی بخلاف دوسرے درختوں کے پتوں پر مکھیاں بیٹھتی ہیں چونکہ جب یونس علیہ السلام دریا سے باہر تشریف لائے تو آپ کا جسم جو مکھیوں کے بیٹھنے سے ایذاء پاتا تھا اسی لئے آپ نے کدو کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپا۔

آپ کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک پہاڑی بکری مقرر فرمائی جو صبح و شام آپ کیلئے حاضر ہو کر دودھ پیش کرتی جسے آپ نوش فرماتے یہاں تک کہ آپ کا گوشت پختہ ہو گیا اور سابقہ قوت عود کر آئی۔ اور اس قابل ہو گئے کہ اپنی قوم میں چل کر تشریف لے گئے۔

فائدہ...... بکری اور جانوروں میں اسی لئے ممتاز ہے کہ محبوبانِ خدا کی خادِمہ ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکریوں سے خصوصی انس تھا۔ فقیر کے رسالہ بکری کے فضائل کا مطالعہ فرمائیے۔

یونس علیہ السلام بطن مچھلی میں

صاحب روح البیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے بطن حوت میں تسبیح پڑھی جسے آسمان پر ملائکہ نے سنا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی یا اللہ ایک کمزور آواز ایک ویران جگہ سے سنائی دیتی ہے۔ یہ کس کی آواز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ میرے بندے یونس (علیہ السلام) کی آواز ہے۔ انہوں نے میری مرضی کے خلاف ایک کام کیا جس کو میں نے بطن حوت میں بند کر دیا ہے۔ ملائکہ نے عرض کی وہی تیرا بندہ جسکے شب و روز نیک عمل تیرے حضور حاضر ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں وہی۔ ملائکہ نے ان کی آزادی کی درخواست کی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا اور مچھلی کو حکم ہوا کہ انہیں دریا کے کنارہ پر ڈال دے چنانچہ انہیں مچھلی نے نصیبین شہر کے قریب دریا کے کنارے پر ڈال دیا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فنبذنه بالعراء وهو سقيم (پ۲۳، الصافات)

ترجمۃ کنزالایمان : پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی حالت بالکل ایسی تھی جیسی کہ ایک نوزائیدہ بچے کی ہوتی ہے۔ وہ ہلنے جلنے تک کے قابل نہ تھے اس لئے ان کو یقطین کے پیڑ کے نیچے ڈالا گیا جس کے بڑے بڑے پتوں کی چھاؤں میں وہ آرام سے لیٹے رہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقطین سے مراد قرع لیتے ہیں یعنی کہ کدو۔ جبکہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقطین سے مراد ہر وہ درخت لیتے ہیں جس کا تنا نہ ہو اور وہ بیل کی مانند ہو۔ قرآن مجید نے یقطین کا شجر بیان کیا ہے۔ شجر کے معنی درخت ہیں۔ جبکہ کدو کا درخت نہیں ہوتا۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یقطین کے بارے میں سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتفاق کرتے ہیں اور ان کو زبان دانی کے ماہر ولیم لین سے بھی تائید میسر ہے کہ یقطین سے مراد کدو بھی ہوسکتا ہے اور اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کدو کے خاندان کے کسی درخت کے سایہ میں جیسے کہ توری یا ککڑی یا پیٹھا وغیرہ۔ ایک کمزور اور ناتواں کو یقطین کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آرام ملا۔ غالباً وہ اسے کھاتے بھی رہے۔ کیونکہ کدو ثقیل نہیں ہوتا اور کسی بھی بیماری کے مریض کو بلا جھجک دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی کمزوری کے مدنظر انہیں غذا میں کدو مرحمت فرمایا۔ اسے کھانے سے ان کو توانائی میسر ہوئی کہ وہ ایک لاکھ افراد یا اس سے بھی زیادہ کے ایک قبیلہ میں رشد و ہدایت کیلئے تشریف لے گئے۔ (اس کی تفصیل فقیر کی تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان میں پڑھئے۔)

کدو کتب سماویہ میں

توریت مقدس میں حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ بڑی تفصیل سے مذکور ہے ان کی زمین پر واپسی کے سلسلہ میں ارشاد ہوا:

تب خداوند نے کدو کی بیل اُگائی اور اسے یوناہ (یونس علیہ السلام) کے اوپر پھیلایا کہ اس کے سر پر سایہ ہو اور وہ تکلیف سے بچے اور یوناہ اس بیل کے سبب سے نہایت خوش ہوا۔ (یوناہ ۷:۴-۶)

یہاں پر جس طرح بیان کیا گیا ہے۔ وہ تقریباً اسی طرح ہے جس طرح کہ قرآن مجید میں آیا۔ اسکی تفصیل ہم نے اوپر عرض کر دی ہے۔

کدو کے فضائل

اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ جسے خداوند قدس نے اپنی بے مثال کتاب میں اس کا ذِکر فرمایا اور ساتھ اس کی بزرگی کا اِظہار ایک پیارے پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام کی خدمت کے حوالہ سے ہوا تاکہ اس کی مخلوق کو اس کی اہمیت محسوس ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا خادم اور نیاز مند ہے اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی عزت واحترام ہے اور نہ صرف عزت واحترام بلکہ وہ اپنے ہم جنسوں کا سرتاج بن جاتا ہے چنانچہ آگے کے مضامین سے واضح ہوگا۔ یہی طریقۂ صحابہ ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ صحابہ کے وارث کون میں پڑھیے۔

فائدہ...... یہ حدیث بخاری نے چار مختلف مقامات پر کئی ذرائع سے بیان کی ہے اور ہر جگہ الفاظ اور معانی تقریباً یکساں ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب القرع (ابن ماجہ)

ترجمہ : نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو سے محبت کرتے تھے۔

حکیم بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

دخلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بیتہ و عندہ ھذہ الدباء

فقلت ای شئ ھذا قال ھذا القرع ھو الدباء نکثر بہ طعامنا (ابن ماجہ)

ترجمہ : میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے پاس ایک کدو تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کدو ہے ہم اسے بہت کھاتے ہیں۔

بعثت معی ام سلیم بمکتل فیہ رطب الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم اجدہ وخرج قریباً الی مولًا لہ دعاہ۔ فصنع لہ طعاما فاتیتہ وھو یاکل قال ضاعانی لا کل معہ قال وضع ثریدۃ بلحم وقرع وقال فاذا ھو بعجبہ القرع قال فجعلت اجمعہ فادینہ منہ فلما طعمنا منہ رجع اتی منزلہ وضعت المکتل بین یدیہ فجعل یاکل ویقسم حتی فرغ من آخرہ (ابن ماجہ)

ترجمہ: میری والدہ اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھجوروں کا ایک ٹوکرہ دے کر مجھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا۔ وہ گھر میں تشریف نہیں رکھتے تھے۔ اپنے ایک غلام کے یہاں دعوت پر گئے تھے۔ میں وہاں گیا تو آپ کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے میں گوشت اور کدو کا ثرید پیشِ خدمت تھا انہوں نے مجھے بھی شامل فرمایا۔ میں جانتا تھا کہ آپ کو کدو پسند ہے۔ میں اس کے قتلے اکٹھے کر کے آپ کے سامنے کرتا گیا۔ کھانے سے فراغت پا کر ہم گھر گئے تو میں نے کھجوروں کا ٹوکرا آپ کے سامنے رکھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سے کھا بھی رہے تھے اور لوگوں کو تقسیم بھی کرتے جاتے تھے اور اس طرح اُسے اسی وقت ختم کر دیا۔

فائدہ...... اس حدیث کو ترمذی نے بھی کھجور کے ذِکر کے بغیر انہی سے روایت کیا ہے۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو ابن طارق یا ابن ابی طارق بھی کہتے ہیں۔ روایت کرتے ہیں:

دخلت علی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فرأیت عندہ دباء یقطع فقلت ما ھذا قال نکثربہ طعامنا (شمائل ترمذی)

ترجمہ: میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا کہ آپ کدو کے قتلے کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے کیا بنے گا؟ ارشاد ہوا کہ اس سے سالن میں اِضافہ کیا جائے گا۔ (کدو دِماغ کو بڑھاتا اور عقل میں اِضافہ کرتا ہے)

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

علیکم بالقرع فانہ یزید فی العقل ویکثر فی الدماغ (ابن حبان)

ترجمہ: کدو کو لازم پکڑو اس لئے کہ وہ عقل کو بڑھاتا اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

علیکم بالقرع فانہ یزید فی الدماغ و علیکم بالعدس فانہ قدس علیٰ لسان سبعین نبیاً (طبرانی)

ترجمہ : کدو لازم پکڑو اس لئے کہ یہ دماغ کو بڑھاتا ہے۔

مزید تمہارے لئے مسور کی دال ہے جسے کم از کم ستر پیغمبروں کی زبان پر لگنے کا شرف حاصل رہا ہے۔

ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کدو کے بارے میں پوچھا

تو انہوں نے فرمایا:

قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا عائشہ اذا طبختم قدرا فاکثروا فیہا

من الدباء فانہا تشد قلب الحزین (الغیلانیات)

ترجمہ : مجھے مخاطب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)!

جب خشک گوشت پکاؤ تو اس میں کدو ڈال کر اضافہ کر لیا کرو، کیونکہ یہ غمگین دِل کو مضبوط کرتا ہے۔

ابوطالوت بیان کرتے ہیں:

دخلت علیٰ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو یا کل القرع۔ و یقول: یا لك:

من شجرۃ ما احبك الی الحب رسول اللہ ایاك (شمائل ترمذی)

کدو نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

اہلسنّت کے مذہب میں ہر وہ شے جو کسی محبوبِ خدا سے منسوب ہے اس سے پیار و محبت اسلامی تعلیم ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستور ہے اور یہی منشائے ایزدی ہے۔ اسکی تفصیل فقیر کے رسالہ نسبت سے عقیدت میں پڑھیں۔ کدو ہمیں اس لئے محبوب ہے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغوب ہے۔

احادیث مبارکہ

حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ اس نے درزی کا کام شروع کیا۔ خدا نے برکت ڈالی اور ممنونیت کے اِظہار میں اس نے آپ کی خادمِ خاص سمیت کھانے کی دعوت کی۔ اس دعوت کی روئیداد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان کرتے ہیں:

ان خیاطاء دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطعامه صنعه فذهبت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقرب خبز شعیر و مرقافیه دباء قدید فرأیت رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یتتبع الدباء من حولی القصعة فلم ازل احب الدباء مئذٍ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ایک درزی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ میں ان کے ساتھ گیا۔ اس نے جَو کی روٹی اور سوکھے گوشت کے سالن میں کدو پیش کیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھالی کے اطراف سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کر کے کھاتے تھے۔ ان کے بعد سے مجھے کدو سے محبت ہوگئی۔

فائدہ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کدو سے اس لئے محبت ہوگئی کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغوب ہے۔ سنّی کو مدینہ اور صحابہ و اہل بیت و دیگر منسوباتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لئے پیاری ہیں کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُنس و محبت ہے۔

ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے گیا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور اسے مخاطب کر کے فرما رہے تھے کہ تُو ایک ایسے دَرَخت سے ہے جس سے میں اس لئے محبت کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محبت کرتے تھے۔

تبصرۂ اویسی غفرلہٗ...... ناظرین غور فرمائیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف صحابیِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ آپ کے خادم خاص بچپن سے جوانی کے عرصہ تک صرف خدمتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشغلہ تھا اور بس۔اور علم بھی سمندر ٹھاٹھیں مارنے والا کہ جس کے مقابلہ میں اغواث واقطاب اور ائمہ مجتہدین کا علم ہیچ۔اور وہ باایں ہمہ علو وشرف کدو شریف سے مخاطب ہیں جو ایک بے جان و محض لاشعور شے ہے۔یہیں سے ہم اہلسنّت کہتے ہیں عشق کے اطوار نرالے ہیں جسے سچا عشق ہوتا ہے وہ یونہی ہوتا ہے۔حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گولڑہ شریف فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کیلئے میمنہ (بکری کا بچہ) پال رکھا تھا۔اسے خوب کھلاتا پلاتا اور اس سے پیار سے کبھی کہتا کھا پی لے اے میرے پیر کے بکرے۔لوگ کہتے کہ میمنہ تیری بات سمجھتا ہے؟ جواب میں کہتا،وہ سمجھے نہ سمجھے میں اس سے دل لگی کرتا ہوں کہ میرے پیر کا بکرا ہے۔مزید تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ **پیر کا بکرا**۔

یہی ہے محبِّ صادق کی پہچان کہ وہ اپنی پسند اور ناپسند کو محبوب کی پسند اور ناپسند میں فنا کر دیتا ہے۔محبّ صادق وہی چاہتا ہے جو اس کا محبوب چاہے اور اسے ہرگز نہیں چاہتا جسے اس کا محبوب نہ چاہے۔ وہ اپنے ذاتی تعلقات کو بھول جاتا ہے اور اسے دوستی ہوتی ہے تو محبوب کے دوستوں سے اور دشمنی ہوتی ہے تو محبوب کے دشمنوں سے۔وہ اس دُنیا کی ہر چیز کو اپنے محبوب کی نظر سے دیکھنے کا عادی ہو جاتا ہے۔کیونکہ وہ اپنے جملہ اقوال و افعال کو رضائے محبوب کے قالب میں ڈھال کر زبانِ حال سے ہر وقت یہی کہتا رہتا ہے ؎

ان کی دھن، ان کی لگن، ان کی تمنا، ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

وہ ہر چیز کو محبوب کے رنگ میں دیکھنے سے لطف و لذت محسوس کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز اور بنی آدم کا ہر فرد اس کے محبوب کا رنگ اِختیار کر لے۔صورت ہو یا سیرت،گفتار ہو یا کردار اسے ان میں سے وہی چیز پسند آتی ہے جو اس کے محبوب کی صورت و سیرت اور گفتار و کردار سے مشابہت رکھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کدو پسند کرنے کی وجہ جو بیان فرمائی اس سے انکے محبّ صادق ہونے کا پورا پتہ مل رہا ہے اور اس طرزِ عمل کا اِظہار بھی اس لئے فرمایا کہ محبوبِ پروردگار علیہ التحیۃ والثناء کے بارے میں دوسرے کا زاویۂ نظر و اندازِ فکر یہی ہو جائے کیونکہ محبّ صادق کی تمنا ہوتی ہے کہ ساری دُنیا پر محبوب کا رنگ چڑھ جائے۔

ازالۂ وہم

صرف حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حالت نہ تھی۔ فنافی الرسول کے مقام پر وہی فائز نہ تھے۔ بلکہ سارے صحابہ مسلمان اس وقت ایسے ہی تھے۔ سب شمعِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پروانے تھے ہر ایک پر گمان گزرتا تھا کہ یہ سب سے نرالا ہے۔ اس طرح کا ایک واقعہ آگے عرض کروں گا۔ (اِن شاءاللہ تعالیٰ)

حقیقت بھی یہی ہے کہ سارے کے سارے نرالے تھے۔ اپنے اپنے رنگ میں ہر ایک نرالا تھا۔ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ کیمیا اثر نے اللہ کے رنگ میں سب کو ایسا رنگا کہ پوری کائنات سے ممتاز کر دِکھایا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان کی نظیر نظر نہیں آتی یہ اسی نگاہ کیمیا اثر کا ہے جو گم کردہ منزل تھے آج وہ پورے انسانی قافلے کے رہنما ہیں۔ کل جو جہالت کی منہ بولتی تصویریں تھے، آج وہ آسمان علم وعرفان کے شمس وقمر ہیں۔ کل جو مردے تھے آج وہ مسیحائے قوم ہیں اور شمعِ رسالت کے وہ عدیم النظیر پروانے تن، من، دھن سے اعلائے کلمۃ الحق کیلئے وقف ہو کر رہ گئے ہیں۔ ایک دانائے راز نے ان کی اس حالت کا نقشہ ان لفظوں میں کھینچا ہے ۔

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

کدو سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبت کیوں؟

اس کی وجہ امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بتاتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کدو سے کیوں محبت فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی یونس (علیہ السلام) کا درخت ہے۔ (روح البیان، پ۲۳، سورۃ صافات)

اس میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمت کو سبق دیا کہ ہم کسی شے سے پیار کرتے ہیں تو اس لئے کہ اس شے کو کسی پیارے محبوبِ خدا سے نسبت ہے۔ یہی سعادت اہلسنّت بریلوی کو نصیب ہے۔

اہمیت کدو شریف

فضائل مذکورہ میں کدو شریف کی اہمیت میں کسی مسلمان کو شک نہ ہوگا اور نہ ہے بلکہ ہونا بھی نہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ سے بڑھ کر مسلمان کے نزدیک اور کیا ہوسکتا ہے۔ لیکن مزید یقین دہانی کیلئے فتاویٰ صحابہ کرام اور ائمہ عظام سے تصنیف ھٰذا کو مزین کرتا ہوں۔

یاد رہے کہ یہ فتاویٰ صرف اور صرف کدو کی گستاخی پر صادر کئے جائیں گے یعنی بایں معنیٰ کدو ترکاری کی حیثیت سے خواہ وہ کسی علاقہ کی ہو اور کسی زمانہ میں ہو۔

غور کا مقام ہے کہ یہ ترکاری جس پر فتویٰ کا اجراء ہو رہا ہے بعینہٖ وہی حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول نہیں فرمائی اور اس زمانۂ اقدس کا کدو بھی نہیں بس صرف کدو کے لفظ کو حضورِ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس کدو پاک سے لفظی ہمنامی کا شرف حاصل ہے۔ اسی موضوع کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے خوب نبھایا ؎

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اسی دور کی نسبت کے فتاویٰ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کو اہلِ علم جانتے ہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں فقہاء صحابہ کے سرتاج عبادلہ ثلاثہ میں سے ایک ہیں۔ان کا واقعہ ڈاکٹر خالد غزنوی (وہابی غیر مقلد) سے سنئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر ایک روز کدو کا سالن تھا ان کے فرزند حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے کدو پسند نہیں۔اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو سے محبت فرماتے تھے۔سالم نے جواب میں کہا کہ مجھے پسند نہیں۔حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فریایا کہ کسی چیز کو پسند یا ناپسند کرنا تمہارا حق ہے مگر جب تمہیں یہ بتایا جائے کہ کوئی چیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب تھی اور تم اس کے بعد پھر ردّ کرو تو یہ عمل توہینِ رسالت کے مترادف ہے۔ایسے بے ادب کیلئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں۔انہوں نے اپنے بیٹے کے ساتھ ایک عرصہ تک بول چال بند کردی۔ (طبِ نبوی اور جدید سائنس)

فائدہ......حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی معمولی شخصیت نہیں محدثین بالخصوص امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔انہیں کس جرم کی سزا ملی صرف کدو شریف سے نفرت اور وہ بھی معمولی سزا نہیں گھر سے ایک عرصہ تک باہر نکال دیئے گئے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

اس کے مزید واقعات فقیر کی تصنیف **بدمذاہب سے نفرت** میں پڑھیے۔

حضرت امام قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تلمیذ امام ابو حنیفہ آپ نے کدو شریف سے نفرت کرنے والے کو کافر اور واجب القتل قرار دیا۔ چنانچہ تفسیر روح البیان ج۲ص۴۸۹ میں ہے، قیل الرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انک تحب القرع قال اجل ھی شجرۃ اخی یونس ۔ وعن ابی یوسف لو قال رجل ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب القرع فقال الا خرانا لا احبہ فھٰذا کفر انہ قال علیٰ وجہ الا ھانۃ

ترجمہ : حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا آپ کدو پسند فرماتے ہیں؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مجھے پسند ہے۔ کیونکہ یہ میرے بھائی حضرت یونس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا درخت ہے۔ اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کہا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا تو اگر کسی دوسرے نہ کہہ دیا کہ مجھے پسند نہیں تو وہ کافر ہوگیا۔ کیونکہ اس نے حضور نبی کریم، رؤف رّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیز کی بے ادبی کی ہے۔

تبصرۂ اویسی غفرلہٗ...... اس فتویٰ سے ثابت ہوگیا کہ ہمارے اسلاف کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کتنا دِل میں عشق تھا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کو دل وجان سے عزیز رکھتے تھے۔

سراپا دین وایمان مانتے تھے۔ ان کے دل و دماغ پر عظمتِ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نقش اتنا گہرا اور غالب تھا کہ اگر کوئی مسلمان سرکار علیہ التحیۃ والثناء کی کسی پسندیدہ چیز کے تذکرہ پر اس چیز سے اپنی ناپسندیدگی کا اِظہار کردیتا تو اس کے قتل کیلئے شمشیر برہنہ کردیتے تھے۔ چنانچہ واقعہ ذیل ملاحظہ ہو:

گستاخِ نبوت وَاجِبُ القَتْل ہے

حضرت علامہ فضل رسول عثمانی بدایونی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

روی عن ابی یوسف انه قیل بحضرۃ الخلیفة ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یحب القرع فقال رجل انا لا احبه فامر ابو یوسف با حضار النطع والسیف فقال الرجل استغفر اللہ مما ذکرته و من جمیع ما یوجب الکفر اشهد ان لا اِلٰه اِلَّا اللہ واشهد انّ محمّدا عبده و رسوله‘ فترکه ولم یقتله

ترجمہ: **یعنی** قاضی شرق والمغرب حضرت سیّدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ خلیفہ عباسی ہارون رشید مرحوم کے دربار میں یہ تذکرہ ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو پسند کرتے تھے۔ اس تذکرے پر ایک شخص بول پڑا کہ مجھے کدو پسند نہیں۔ اتنا سنتے ہی حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چمڑا اور شمشیر لانے کا حکم دیا۔ تب وہ شخص بولا کہ میں اپنے اس قول سے اللہ پاک کی بارگاہ میں معافی مانگتا ہوں اور ان سارے اقوال سے بھی اِستغفار کرتا ہوں جن سے کفر لازم آتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس شخص کی توبہ اور تجدید ایمان ملاحظہ فرما کر حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے چھوڑ دیا اور قتل نہ کیا۔ (المعتقد المنتقد، ص۱۴۴)

قتل کی علّت کدو شریف

ہمارے اکابر کا تو یہ حال تھا کہ صرف کدو شریف سے اظہارِ نفرت پر قتل کر دیتے چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

کان بعض الاولیاء یا کل مع ابنه فحضر علی المائدۃ القرع و جری ذکر حبه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فکان الا بن ذکر کراهة نفسه له قسل الولی السیف و ضربه حی القی راسه علی الارض

ترجمہ: **یعنی** اولیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان میں سے ایک ولی اللہ اپنے بیٹے کی معیت میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں دسترخوان پر کدو شریف لایا گیا اور تذکرہ چل پڑا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے۔ اس موقع پر بیٹے کی زبان سے یہ جملہ نکلا کہ خود مجھے کدو سے نفرت ہے۔ اتنا سنتے ہی اس ولی اللہ نے تلوار میان سے باہر کی اور بیٹے کی گردن کاٹ کر اس کا سر زمین پر پھینک دیا۔ (المعتقد المنتقد، ص۱۴۴)

تبصرۂ اویسی غفرلہٗ:..... **جگر** تھام کر جواب دیجئے کیا کوئی اپنا جگرا اپنے ہاتھوں کاٹ سکتا ہے جبکہ حدیث شریف میں ہے **اولادنا اکبادنا** اور یہ جگر کاٹنے والا کوئی مولوی نہیں ولی اللہ ہے۔ ذات وصفات وکمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس لئے کہ اس کے نام کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ترکاری کا ہمنام ہونے کا شرف ہے۔

سوال ہے کہ آپ نے بھی کبھی کسی نسبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِظہارِ نفرت پر کچھ غیرت دکھائی ہے یا اس کے برعکس ہیں۔

ازالۂ وہم

یاد رہے کہ حضرت سیّدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے واقعہ میں قائل نے کدو کے بارے میں اپنی عدم پسند کا اظہار کیا۔ پھر حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پُر جلال چہرہ دیکھ کر نیز شمشیر طلبی کا فرمان سن کر اسے احساس ہوگیا کہ میں نے بے موقع جملہ بول کر سخت غلطی کی۔ احساس ہوتے ہی اس نے فوراً توبہ وتجدید ایمان کیا اس لئے اس جگہ شمشیر امام صِرف برہنہ ہوکر رہ گئی قتل ہونے سے وہ قائل بچ گیا۔

لیکن دوسرے واقعہ میں ولی زادہ نے کدو کے بارے میں یوں خیال ظاہر کیا کہ کدو سے نفرت یعنی چڑ ہے۔ پھر اس نے اپنے بے محل جملہ سے توبہ نہ کی نہ تجدید ایمان کیا۔ اس لئے اس ولی اللہ نے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت کی حمایت میں اپنے فرزند دلبند کے خونی رِشتہ کی بالکل پروانہ کی اور اسے تہ تیغ کردیا۔

فائدہ...... ان دونوں واقعات سے صاف واضح ہوگیا کہ ہمارے اسلاف کرام عظمتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے صرف مغز اور گودا ہی کی حفاظت نہ کرتے تھے بلکہ عظمتِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نوک پلک اور ہر شوشے گوشے کا پہرا دیا کرتے تھے۔

استدعائے اویسی غفرلہٗ...... اہلِ اسلام سے عرض ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب واحترام ہر مسلمان پر فرض ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لا ایمان لمن لا غیرۃ لہ اس کا ایمان کامل نہیں جسے کوئی غیرت نہیں۔

امام اور وہابی

حضرتِ سیّدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے اس شخص نے صرف اتنا کہہ دیا تھا کہ مجھے کدو پسند نہیں، تو آپ نے اس سے فرمایا، جدد الاسلام و الا لا قتلنک (شرح الشفاء، ج ا ص ۳۹) یعنی پھر سے مسلمان ہو ورنہ میں تجھے ضرور قتل کردوں گا۔ لہٰذا وہ شخص تائب ہوگیا اور توبہ وتجدید ایمان کرلینے کی وجہ سے قتل سے بچ گیا۔

اور جب اس ولی زادہ نے کدو شریف سے نفرت کا اظہار کیا اور اس جملہ سے توبہ وتجدید ایمان نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ کے اس ولی نے اپنے بیٹے کا سر قلم کردیا۔ اور بیٹے کی محبت آڑے نہیں آئی۔ یہی حکم شرع اور دین وایمان کا تقاضا ہے۔

مزید واقعات فقیر کی تصنیف گستاخوں کا برا انجام میں پڑھیے۔

ایک اور فتویٰ

حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضرت قاضی ابو یوسف ہارون الرشید مرحوم کے ساتھ شاہی مہمان خانہ میں دسترخوان پر بیٹھے تھے۔ مہمان کے منہ سے نکلا مجھے کدو ناپسند ہے۔ ذکر انہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا یحب الدباء فقال رجل انا ما احبہا فحکم بار تدادہ (شرح فقہ اکبر، ص ۱۸۶)

آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدو شریف پسند تھا۔ مہمان نے کہا لیکن مجھے ناپسند ہے۔

تبصرۂ اویسی غفرلہٗ...... ممکن ہے دو واقعے ہوں یا ایک لیکن مسئلہ کی نزاکت کو وہ حضرات سمجھیں جو ایک طرف دعویٰ کرتے ہیں عشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوسری طرف اعدائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یارانہ کرتے ہیں۔

حُبِّ نبوی اور کدو شریف

یہ حقیقت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین و دنیا بلکہ کائنات کے ذرے ذرے کے بعطائے خداوند تعالیٰ عالم و حافظ ہیں جو لوگ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کہتے ہیں کہ آپ کو دُنیوی امور کا علم نہیں صرف دینی امور کا علم ہے اور وہ بھی بعض۔ وہ غلط کہتے ہیں ہمارے پاس دلائل بے شمار ہیں ان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ طب پر مہارتِ کاملہ بھی ہے۔ عملاً بھی علماً بھی۔ احادیثِ مبارکہ میں ہے کہ

سبزیوں میں حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدو شریف بہت پسند تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا اور اسے پسند فرمایا۔ اگر کدو کسی سالن میں پکا ہوتا تو پیالے سے کدو کے ٹکڑے تلاش فرما کر اسے تناول فرماتے۔ یہ اسے پسند کرنے کی بنا پر ہے اس لئے سبزیوں میں کدو یعنی لوکی شریف کی سبزی استعمال کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ کریمہ ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ عمل مبارک طبی اُصول کے ماہرین کو دعوتِ داد دے رہا ہے۔

کدو ایک ہلکی غذا ہے جو خود جلد ہضم ہوتا ہے اور اس دَوران کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں کرتا۔ خود جلد ہضم ہونے کے ساتھ دوسری غذاؤں کو ہضم کرنے میں مددگار رہتا ہے۔ بخار کے مریضوں کو بے حد مفید ہے۔

کدو کے نبوی نسخے

بیاضِ نبوی کھولئے اس میں ایک نسخہ صرف بطورِ نمونہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے: من اکل القرع بالعدس رق قلبه و زید فی جماعه و ان اخذ بالرمان الحامض والسماق نفع الصفراء (ابن القیم)

جس کسی نے مسور کی دال کے ساتھ کدو پکا کر کھایا اس کا دِل مضبوط اور قوتِ مردمی میں اِضافہ ہوا۔ اگر اسے میٹھے انار اور سماق کے ساتھ ملایا جائے تو یہ صفرا کو دُور کرتا ہے۔

سماق ایک پتھر ہے جس سے لوگ کھرل بنایا کرتے تھے۔ اسکے ایک معنی تو یہ ہیں کہ اسے انار کے پانی کے ساتھ سماق کے کھرل میں گھسنے کے بعد استعمال کریں۔ محمد احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سماق کو نباتات میں بیان کر کے اسے بھوک بڑھانے والا قرار دیا ہے۔ اس کے چھلکے کا پانی نچوڑ کر عرقِ گلاب میں ملا کر کان میں ڈالنے سے وہاں کے ورم کم ہو جاتے ہیں۔ یہ نسخہ آنکھوں کی سوزش میں مفید ہے۔ کدو کا پانی جوڑوں پر ملنے سے دردوں کو آرام آتا ہے۔

کدو کو السی کے ساتھ پکا کر کھانے سے کھٹی خلطیں پیدا ہوتی ہیں۔ سرکہ اور مرکی کے ساتھ ملا کر کھانے سے جسم کے غلیظ مادے نکل جاتے ہیں۔ اگر اسے بہی (سفرجل) کے ساتھ پکا کر کھایا جائے تو جسم کو عمدہ غذائیت اور توانائی مہیا کرتا ہے۔ اگر قابض چیزوں کے ساتھ کھایا جائے تو یہ قابض ہے۔ ورنہ گوشت یا دال مسور کے ساتھ قبض کشا ہے۔ پیاس کو کم کرتا ہے۔ گرمی کے سر دَرد کو دُور کرتا ہے۔ پیٹ کو نرم کرتا ہے۔ بخار توڑنے کیلئے کدو کو کھلانے اور اس کو کاٹ کر جسم پر پھیرنے سے کوئی دوائی افضل نہیں۔ اسے عجبین کے ہمراہ گل حکمت کر کے پکایا جائے یا تنور میں رکھ کر گرم کرلیا جائے تو اس سے پانی نکلتا ہے۔ یہ پانی شدید بخار کی حدت کو کم کرتا ہے۔ پیاس بجھاتا ہے اور عمدہ غذا ہے۔ اس پانی میں سرکہ یا سنگترے کا رس ملائیں یا بہی کے ساتھ پکائیں تو جسم سے تمام صفراوی مادے نکال دیتا ہے۔ کدو کو پکا کر اس کا پانی شہد میں ملا کر دینے یا نظرون کے ساتھ پکا کر دینے سے جمی ہوئی بلغم نکل جاتی ہے۔ کدو کو گھوٹ کر اسے سر پر لگانے سے کھوپڑی کی جلد کی جلن جاتی رہتی ہے۔

اطباء قدیم اور کدو شریف

اطباء قدیم حضرات فرماتے ہیں کہ کدو شریف پیاس بجھاتا ہے۔ جگر کی گرمی اور صفرا کو دور کرتا ہے۔ سدے کھولتا اور پیشاب آور ہے۔ پیٹ کو نرم کرتا ہے۔ اس کو نمک اور رائی ملا کر پکانے سے مضر اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ صفراوی مزاج والے اگر انار شیریں اور سماق کے ساتھ کھائیں تو جسم پر پھنسیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کو سونگھنا بھی مفید ہے، کچے کدو کا رس نکال کر روغن ملا کر کان میں ڈالنے سے ورم جاتا رہتا ہے اور سر پر ملنے سے سر درد کو سکون آتا ہے۔ کدو کا بھرتہ کر کے اس کا پانی نکال کر آنکھ میں ڈالنے سے یرقان کی زردی جاتی رہتی ہے۔ کدو کو کھانڈ کے ساتھ پکا کر دینے سے جنون اور خفقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پانی کی کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔ کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے آنتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔ جگر کی سوزش میں کدو کا مربہ از حد مفید ہے۔ کچا کدو آنتوں کو مضر ہے۔ اس کی رائی اور نمک، لہسن اور سیاہ مرچ سے اِصلاح ہوتی ہے۔ گرم مزاج والوں کیلئے سرکہ یا انگور سے اصلاح کریں۔ کدو کی بیل کے پتے دست آور ہیں۔ ان کو اُبال کر کدو پیس کر لیپ کیا جائے۔ کدو کے بیج خون نکلنے کو روکتے ہیں۔ جسم کو فربہ کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں یہ بیج ٹھنڈے ہوتے ہیں اور سر درد کو دُور کرتے ہیں۔ کدو کا تیل سر میں ملنے سے نیند آتی ہے۔

کدو شریف کے عام طبی فوائد

طبی محققین نے کدو شریف کے بہت سے فوائد لکھے ہیں ان میں سے چند فائدے یہ ہیں:

لوکی و کدو

بے حد مشہور اور پسندیدہ سبزی ہے اس کے دو اقسام ہیں، لمبا اور گول۔ اسے گھیا بھی کہا گیا ہے۔ یہ سبزی تری لانے والی اور خشکی کو دور کرنے میں ید طولیٰ رکھتی ہے۔ موسم گرما سے اُٹھنے والے گرم عوارض کا سر قلم کرنے میں تیر بہدف کا کام کرتی ہے۔ خاص کر تپ دق کے مریضوں کیلئے مژدہ جانفزا کا دَرجہ رکھتی ہے۔

اجزاء

نمکیات اور وٹامن اے بی سی اس کے اجزاء ہیں۔ اور مزاج سرد تر ہے۔ گوشت کے ہمراہ پکا کر کھانا زِیادہ بہتر اور پر لطف ہوتا ہے۔ کدو اور چنے کی دال ایک لذت آفرین سالن ہے جو اپنے مخصوص پکوان میں بے نظیر ہے۔ یہ سالن بہت سے عوارض میں بے نظیر ہے۔ یہ سالن بہت سے عوارض میں کمال قوت بخش ثابت ہوا ہے۔ خصوصاً اعصابی توانائی کیلئے نادر شے ہے۔ قبض کشا ہے ملین ہے۔ زود ہضم ہے۔ کدو دل وجگر اور دماغ کو قوت فرحت دیتا ہے۔ بلڈ پریشر اور خون کی گرمی کو کدو ختم کرنے میں لاثانی ہے۔ پیشاب کے امراض میں بے حد مفید ہے۔ اور اگر پیشاب جل کر آتا ہو تو یہ اسے جلد ختم کر دیتا ہے۔ کدو کھانے سے دائمی قبض دور ہو جاتی ہے۔ اور پیاس کو بجھاتا ہے۔ کدو میں زیادتی عقل اور اعتدالی دماغ کے جوہر ہیں۔ طبیب انسانیت نبیِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کدو مرض نسیان کا شافی و کافی مداوا ہے۔ کدو کا مربہ جسم اور دماغ کو تازگی اور طاقت و تراوٹ دیتا ہے۔

تپ دق

تپ دق کے مریض کو اگر روزانہ کدو مصری میں ملا کر کھلایا جائے تو بے حد فائدہ دیتا ہے۔ اور بتدریج مریض کو مرض تپ دق سے نجات مل جاتی ہے۔

کدو کے گودے میں مصری ملا کر حاملہ عورت کو کھلانے سے خوبصورت بچہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ گودا اور مصری حمل کے دَوران کھلاتے رہنے سے حمل گرنے کا خدشہ نہیں رہتا۔ حاملہ عورت تین ماہ اگر کدو اور مصری متواتر استعمال کرے تو اس کے یہاں اولادِ نرینہ پیدا ہوتی ہے یہ گودا دَرْ دِ گردہ میں بے حد مفید ہے اور شافی ہے۔ گردہ کے درد کے دَوران یہ گودا گرم کر کے درد کے مقام پر رکھ دینے سے گردہ کا درد بند ہو جاتا ہے۔ کدو کا گودا بچھو کے ڈنک والے مقام پر ملنے اور اس کا عرق اس مریض کو پلانے سے درد بند ہو جاتا ہے اور زہر اپنا اثر نہیں کرتا۔ آنکھوں تلے اندھیرا آتا ہو اور سر چکراتا ہو تو کدو کاٹ کر اس کا ٹکڑا پیشانی پر رکھنے سے دردِ سر کو آرام آ جاتا ہے۔ بخار کی حالت میں کدو کے بڑے بڑے ٹکڑے ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں پر ملنے سے بخار میں کمی ہو جاتی ہے۔

وہ عورت جو لڑکی کی ماں ہو۔ اس کا دودھ کدو کے رس میں ملا کر کان میں ڈالنے سے کان کا درد بند ہو جاتا ہے اور اسے شفا حاصل ہوتی ہے کدو کا رس ماتھے پر کپڑے کی تہہ سے لگانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے کدو تلخ اگرچہ کھانے کے لائق نہیں ہوتا لیکن یہ بھی ہمارے لئے ایک نعمت ہے یہ کڑا کدو مرض استسقاء میں حیرت انگیز حد تک شفاء کے مضمرات رکھتا ہے۔ پیٹ میں پانی بھر جانے کی حالت میں کڑا کدو تیر بہدف علاج ہے۔ اس کی بھجیہ مریض کو دیں۔ اس کے کھانے سے قے اور دست آئیں گے۔ سارا زہریلا مواد خارج ہو جائے گا اور مرض دور ہو جائے گا۔

کدو کے چھلکے کو پاؤں پر ملنے سے گرمی کا بخار دُور ہوتا ہے اور پاؤں کی جلن کو بے حد آرام ملتا ہے۔ موسم گرما میں اکثر بچوں کی آنکھیں دُکھنے پر آ جاتی ہیں بخار چڑھ جاتا ہے۔ بچے میں چڑچڑا پن آ جاتا ہے۔ ایسی حالت سے بچانے کیلئے حفظ ماتقدم کے طور پر کدو کا چھلکا بچے کے تالو پر گدی بنا کر رکھیں بعد میں گدی اٹھا دیں۔ چند دن یہ عمل کرنے سے بچہ گرمی میں ہر قسم کے ہنگامی اور وبائی امراض سے محفوظ رہے گا۔

کدو کے چھلکے کو خشک کر کے اسے خاکستر کر لیں۔ یہ خاکستر چاقو، چھری اور تلوار وغیرہ کے زخموں سے خون جاری کو روکتا ہے۔ حیرت کی حد تک خون بند کر دیتا ہے۔

کدو کے بیجوں کا تیل نکالا جاتا ہے جو سر کے بالوں کو بڑھاتا اور طاقتور بناتا ہے۔ کدو کا تیل دردِ سر کو دور کرتا ہے۔ سر کو ٹھنڈک دیتا ہے۔ نیند آور ہے۔ مالیخولیا اور سر کے دیگر امراض کو ختم کر دیتا ہے۔

تلخ و شیریں کدو کی پہچان

کدو کی ڈنڈی داڑھ کے نیچے رکھ کر چبائیں، اگر وہ قدرے مٹھاس لئے ہو تو کدو نہایت لذیذ، اگر پھیکی ہے تو قدر مزیدار، اگر کڑوی ہو تو کدو کڑوا ہوگا۔ اور اس کی دوسری پہچان یہ ہے کہ جس قدر کدو کی ڈنڈی موٹی اور نرم ہوگی، اسی طرح وہ لذت آفرینی میں لاجواب ہوگا۔

کدو شریف کے علاوہ دیگر سبزیاں

قدیم سے اطباء اور جدید طب ڈاکٹر صاحبان کے یہاں کدو کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے اور مختلف بیماریوں بلکہ کمزوریوں کے علاج میں بھی اسے بڑی عقیدت کیساتھ استعمال کیا جاتا رہا اور اب بھی۔ یہ ہمارے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ آپ نے اہلِ دنیا کو دکھا دیا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم پڑھا کر مبعوث فرمایا ہے۔ جس کدو شریف بلکہ طبی نکتہ نگاہ سے جہاں اطباء اور ڈاکٹر صاحبان کی تحقیق میں انتہا ہوئی ہمارے حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں سے ابتداء فرمائی اور وہ نکتے بتائے جن سے اطباء اور ڈاکٹر صاحبان انگشت بدندان رہ گئے ایک مثال لیجئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب ترین کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک سبزیاں اور ترکاریاں تھیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس دسترخوان پر سبزی ہوتی ہے اس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ نیز مروی ہے کہ اپنے دسترخوان کو سبز کرو کہ وہ شیطان کو ہنکاتا ہے۔ (کیمیائے سعادت للغزالی)

تبصرۂ اویسی غفرلہٗ...... اب کے اطبا حضرات اور ڈاکٹر صاحبان عوام و خواص کو بہت بڑی تاکید فرمارہے ہیں کہ گوشت کے بجائے سبزیاں، ترکاریاں زیادہ کھائی جائیں۔

کیمیاوی ہیئت

ڈاکٹر خالد نے لکھا کہ بھارت میں بمبئی کے محکمہ زراعت کے گزٹ کے مطابق اس میں تیل، بیروزہ لحمیات، مٹھاس پائے جاتے ہیں۔ تازہ کدو میں ۸۹٫۵ فیصدی پانی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نشاستہ اور البیومن کی طرح کے مرکبات ہیں۔ گول کدو کے بیجوں میں ہر سو گرام ۰٫۰۰۹ ملی گرام سنکھیا بھی ملتا ہے۔

ایک سو گرام کدو میں مندرجہ ذیل کیمیاوی عناصر اس ترتیب سے ملتے ہیں۔

Proteins	......	۰٫۶
Fats	......	ـ
Carbohydrates	......	۳٫۴
Calories	......	۱۶
Sodium	......	۱٫۳۰
Potassium	......	۳۰۹
Calcium	......	۳۹
Magnesium	......	۸٫۲
Iron	......	۰٫۳
Copper	......	۰٫۷۸
Prosphorus	......	۱۹٫۴
Sulpher	......	۹٫۵
Chlorides	......	۳۶٫۱

حکومت برطانیہ کے تحقیقی اِدارہ کے مطابق اس میں پانی کی مقدار ۹۴۔۸۱ فیصدی کے درمیان ہوتی ہے۔ مٹھاس ۲٫۷ فیصدی، نشاستہ ۰٫۷ فیصدی اور نائٹروجن والے عناصر ۰٫۱۰ فیصدی ہوتے ہیں اس میں Lutein بھی ملتے ہیں۔ بیجوں میں گلوکوسائیڈ کے ترشے پائے جاتے ہیں۔

جدید تحقیقات

کدو کی مختلف اقسام کو علمِ نباتات کے ماہرین نے اس کی شکل اور رنگت کے مطابق سفید کدو کو Cucurbita کہتے ہیں۔ سفید کی ایک قسم ہے جو دوا سازی میں مستعمل ہے۔ سرخ کدو کو اصل میں صحیح کدو سمجھا جاتا ہے۔

بنگال، اتر پردیش اور دکن میں کدو کی ایک قسم گھروں میں کاشت کی جاتی ہے۔ حکومت بمبئی کے محکمہ زراعت نے اسے گردوں سے پتھری نکالنے والا اور مدر البول قرار دیا ہے۔ اس کے بیجوں میں بھی تیل ہوتا ہے۔ مرہٹی میں اسے ترکگڑی کہتے ہیں۔

بھارتی ماہرین نے کدو کے طبی اثرات کے خلاصہ میں اسے پیٹ سے کیڑے نکالنے والا اور مدر البول قرار دیا ہے۔ مغز کدو کے دو بڑے چمچے شہد کے ساتھ دینے سے سینے کی جلن ختم ہو جاتی ہے۔

اطباء نے کدو کے چھلکے پیس کر روغن زیتون اور مہندی کے پتوں کے ہمراہ کھرل کرنے کے بعد ہلکی آنچ پر پانچ منٹ پکانے کے بعد ایسے مریضوں پر آزمایا جن کی بواسیر کا خون بند نہیں ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کدو پیس کر شہد ملا کر دِن میں تین مرتبہ کھلایا گیا۔ خون دو دِن میں بند ہو گیا۔ ایک مریض کے پھیپھڑے ٹھیک ہونے کے باوجود تھوک میں خون آتا تھا۔ کدو دینے سے ٹھیک ہو گیا۔

کدو کی ڈنڈی کا وہ حصہ جو پھل کیساتھ ہوتا ہے اس کو کاٹ کر سکھا لیا جائے اگر کسی کو زہریلا کیڑا اور خاص طور پر ہزار پا کاٹ لے تو اس کو یہ شہد میں ملا کر بار بار چٹایا جائے اور اس کو لگایا جائے تو وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ہمارے تجربات میں کدو پیٹ کی تیزابیت میں بھی اکسیر پایا گیا۔ مریض کو خصوصی اہتمام کے بغیر کم مرچ کے ساتھ کئی دن تک کدو کا سالن کھلانے سے آنتوں کی جلن ٹھیک ہو گئی۔ اکثر میں تو مرض کی شدت میں پہلے روز سے ہی کمی آ گئی۔

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پسندیدہ اشیاء کی عزت و تکریم کرنا اور اس کو محبوب رکھنا لازمی و ضروری ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کے مومن ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ ہم کو ماں، باپ اور اولاد اور تمام جہاں سے زیادہ محبوب رکھے۔ محبوب تو وہی ہو سکتا ہے جس کی ہر ادا کو محبوب رکھا جائے۔

دورِ حاضرہ کا مسلمان

ہمارے دور کے اہل اسلام میں بے غیرتی اس لئے ہے کہ ایمان میں کمزوری آگئی ہے کہ دشمنانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خدائے اولیاء سے نفرت کے بجائے دوستی اور یارانہ ہے۔ ورنہ ایمان کامل کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی ہر نسبت سے پیار کریں یہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ تھا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی پیاری بات بیان کری کہ اے کدو کی بیل! تو مجھے صرف اس لئے محبوب ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھے پسند فرماتے تھے۔لہٰذا ہم مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ ہر اس چیز سے اُلفت ومحبت رکھیں جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہے یہی سنتِ صحابہؓ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان اور دین وایمان کا تقاضا ہے۔

اویسی غفرلہٗ کو کھنے دیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے سورج سے زیادہ روشن فرمادیا ہے کہ گستاخانِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں۔ اکثر مسلمان بالخصوص اہلسنّت نہ صرف عوام بلکہ علماء کرام و مشائخ عظام گستاخوں کو خوب جانتے ہیں لیکن اس کے باوجود گستاخوں سے یارانہ اور اہلسنّت سے بغض وعداوت۔اور پھر ٹوکنے پر لڑائی جھگڑا۔اسے فقیر بے غیرتی سے تعبیر کرتا ہے اور بے غیرت کا حشر جو ہوگا وہ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ ہم سب آنکھوں سے محشر میں دیکھ لیں گے۔کدو کے پتوں کا جوشاندہ قبض کا آسان اور محفوظ علاج ہے۔

کدو کے چھل کو سرکہ میں کھرل کر کے پیروں پر لگانے اور اسی محلول کو کھانے سے پیروں کی جلن ٹھیک ہوجاتی ہے۔ اطباء دہلی کڑوے کدو کو خشک کر کے جلا کر شہد میں ملا کر اس کی سلائی ایسے مریضوں کی آنکھوں میں لگاتے تھے جن کو رات کو ٹھیک سے نظر نہیں آتا۔

حکیم مفتی فضل الرحمٰن بخار اور سر میں جلن کے مریضوں کے جسم پر کدو کاٹ کر پھیرتے تھے۔اور بخار چند منٹوں میں کم ہوجاتا تھا۔ مفتی صاحب یرقان اور آنتوں کی جلن اور پرانے زکام کیلئے کدو پر آٹا لیپ کر کے اسے گرم تنور میں کچھ دیر رکھتے تھے پھر اس کے پیندے میں سوراخ کرتے تو اس کا پانی نکل جاتا۔ یرقان میں یہ پانی شہد ملا کر پلایا جاتا اور پرانے زکام میں اس کے قطرے ناک میں ڈالے جاتے تھے۔

ہومیوں پیتھک طریقۂ علاج

اس طریقہ علاج میں کدو کی خاص قسم کو استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ متلی اور قے کی بہترین دوائی ہے۔ حاملہ عورتوں کو حمل کے ابتدائی ایام میں صبح کی متلی اور استغراق کو روکنے کیلئے اکسیر ہے۔زہریلی ادویہ سے پیدا ہونے والی سوزش اور متلی میں مفید ہے۔ پیٹ کے کیڑے نکالنے کی محفوظ اور یقینی دوائی ہے۔ (طبِ نبوی اور جدید سائنس)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۲۰ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ